مجذوب

از

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ

مترجمہ

عبدالرزاق ملیح آبادی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین واشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا

اما بعد

ہر بالغ عاقل انس وجن پر یہ شہادت واجب ہے کہ محمدؐ، اللہ کے بندی اور اُس کے پیغمبر ہیں جنہیں اُس نے ہدایت و دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ تمام دینوں پر غالب کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جن وانس، عرب وعجم، فارس وہند، روم وبربر، کالے گورے، غرضکہ بلا استثنا سب کے لئے مبعوث فرمایا ہے تاکہ تمام ظاہری وباطنی امور، عقائد، حقائق، طرائق، شرائع مین رہنمائی کرین۔

پس کوئی عقیدہ نہین بجز آپکے عقیدہ کے۔ کوئی حقیقت نہین بجز آپ کی حقیقت کے۔ کوئی طریقت نہین بجز آپ کی طریقت کے۔ کوئی شریعت نہین بجز آپ کی شریعت کے۔ کوئی مخلوق بھی اللہ اور اللہ کی خوشنودی، رضامندی، عزت افزائی، اور ولایت حاصل نہین کر سکتا جبتک ظاہر وباطن قول فعل، دل کی باتون، عقیدون، قلب کی حالتون، کیفیتون، لسان و

دیباچہ

رسالہ "مجذوب" دراصل شیخ الاسلام کا ایک فتویٰ ہے جو اُنھون نے اِس موضوع پر لکھا تھا۔ یہ مسلمانون کی سخت بدنصیبی ہے کہ اُن کے کروڑون افراد پاگلون کو "مجذوب" نام دیکر مقدّس سمجھتے اور اُن کی دیوانہ بکواس پر عقیدت کے ساتھ کان دھرتے ہین۔ درحقیقت یہ ہماری قوم کا نہایت یاس انگیز عقلی انحطاط ہے اور اُس کی موجودگی مین فلاح وخیر کے دروازے کھُلنا محال ہے۔ وہ قوم کیونکر ترقی کرسکتی ہے جو مجنونون اور پاگلون کو ولی اللہ اور ہوشمندون سے افضل سمجھتی ہے۔ تمام بہی خواہانِ انسانیت کا فرض ہے کہ اِس شرمناک عقلی پستی کے دور کرنے مین کوشان ہون اور "مجذوب پرستی" سے مسلمانون کو نجات دلائین۔

یہی مقصد پیش نظر رکھکر مین نے یہ رسالہ اردو مین منتقل کیا ہے امید ہے اِس سے خاطرخواہ نفع ہوگا۔

عبدالرزاق ملیح آبادی

جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: والذین اٰمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم وما التناھم من عملھم من شیٔ کل امری بما کسب رھین[1]"

یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ عقل کھوجانے کے بعد وہ اُن لوگون مین سے ہوسکتے ہین جنکے دل ایمان کے حقائق، ولایتِ الٰہی کے معارف، اور مقربین الٰہی کے احوال کا گنجینہ ہوتے ہین۔ کیونکہ اِن تمام امور مین عقل، اولین شرط ہے۔ اور دیوانگی عقل، تصدیق، معرفت، یقین، ہدایت، حمد و ثنا کے بالکل متضاد ہے۔ خدا اُنھین کے درجے بلند کرتا ہے جو ایمان لائے اور ہر علم سے اپنے تئین آراستہ کرچکے ہین۔ مجنون کو اگرچہ خدا آخرت مین سزا نہین دیگا بلکہ اُس پر رحم کریگا۔ مگر وہ کسی طرح بھی اولیاء اللہ المتقین المقتصدین مین سے نہین سکتا۔

جو کوئی یہ یقین کرتا ہے کہ یہ لوگ جو نہ واجبات ادا کرتے ہین، نہ محرّمات سے اجتناب کرتے ہین، عام اس سے کہ عاقل ہون یا مجنون، مجذوب ہون یا سہے ہوئے، اولیاء اللہ المتقین وحزبہ المفلحین وعبادہ الصالحین وجندہ الغالبین السابقین المقربین المقتصدین مین سے ہوسکتے ہین کہ جنکے درجے ایمان و علم کی وجہ سے ملبند ہوتے ہین، تو ایسا یقین رکھنے والا کافر و مرتد اور محمد رسول اللہ کی رسالت کا منکر ہے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ نے

---

(۱) جو لوگ ایمان لائے، اور اُن کی اولاد نے ایمان کے ساتھ اُن کی پیروی کی، تو ہم اُن کی اولاد کو اُنکے ساتھ لیجا شامل کرین گے اور خود اُنکے عمل مین سے کچھ بھی کم نکرینگے۔ ہر شخص اپنے عمل بدلے مین زیر دبلا گروے۔

جوارح غرضکہ ہر حالت مین آپکی پیروی نہ کرے۔ کوئی شخص بھی ولی اللہ نہین ہوسکتا جبتک ظاہر و باطن مین آپکا پیرو نہ ہو۔ اُن تمام غیب کی باتونکی تصدیق نکرے جنکی آپنے خبر دی ہے۔ اُن تمام اوامر کی تعمیل اور محرّمات سے اجتناب نکرے جو آپکے ذریعہ تمام مخلوق پر یکسان طور سے فرض و واجب ٹھیرا دیے گئے ہین۔

پس جو کوئی آپکی لائی ہوئی خبرون کی تصدیق نہ کرے۔ آپکے ٹھیرائے ہوئے اوامر و واجبات کی تعمیل نہ کرے، احوال باطنی مین ہو یا احوال ظاہری مین؛ تو ولی اللہ ہونا تو بڑی چیز ہے وہ سرے سے مومن ہی نہین ہے۔ اگرچہ کتنی ہی کرامات و خرق عادات دکھلاتا ہو کیونکہ اوامر و واجبات کے ترک کی صورت مین (مثلاً نماز وغیرہ عبادات اپنی جملہ شرائط کے ساتھ) یہ تمام خوارقِ عادات امور، شیطانی احوال مین سے ہونگے، جو بندہ کو اللہ اور اسکی رحمت سے دور اور اُس کی ناراضی اور عذاب سے نزدیک کرتے ہین۔

رہے بچے اور دیوانے لوگ تو بلا شبہ مرفوع القلم ہین اور ان پر کوئی عذاب نہین۔ مگر وہ کسی حال مین بھی اولیاء اللہ المتقین وحزب اللہ المفلحین وجندہ الغالبین مین شمار نہین کیے جا سکتے کیونکہ وہ باطنی وظاہری تقویٰ و ایمان سے خالی ہین جس کے بغیر ولایت پانا ناممکن ہے لیکن باوجود اسکے اُن کا شمار اپنے باپ دادا کی ماتحتی مین اسلام ہی مین ہوگا۔

فرض اپنے اوقات مین پانچون نمازین ہین۔ قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اِن ہی نمازون کا سوال ہوگا۔ نماز ہی وہ فرض ہے جسے اللہ تعالیٰ نے شب معراج مین بذات خود فرض قرار دیا اور رسول کو بلا کسی واسطہ کے اُس کا حکم پہنچایا۔ نماز ہی اسلام کا ستون ہے کہ جس کے بغیر اسلام قائم نہین ہوسکتا۔ نماز ہی دین کا سب سے اہم معاملہ ہے جیسا کہ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب اپنے عمّال کو لکھا کرتے تھے "میری نظر مین تمھارا سب سے اہم کام "نماز" ہے۔ جس نے اس کی پابندی و حفاظت کی اُس نے اپنے پورے دین کی حفاظت کرلی۔ اور جس نے اِسے ضائع کردیا وہ اپنے دوسرے عمل اور بھی زیادہ ضائع کرنے والا ثابت ہوگا" صحیح بخاری مین بالکل صاف لفظون مین موجود ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا "بندے اور شرک کے درمیان حدِ فاصل نماز ہے۔ ہمارے اور لوگون کے مابین صرف نماز ہی کا معاہدہ ہے جس نے اُسے چھوڑ دیا وہ کافر ہے" پس جو کوئی ہر بالغ و عاقل پر دبا ستثنا حائض و نفساء کے) نماز کی فرضیت کا قائل نہین وہ باتفاق جملہ ائمۂ اسلام کافر و مرتد ہے، اگرچہ ساتھ ہی یہ اعتقاد بھی رکھے کہ نماز عملِ صالح ہے، خدا کو پسند ہے، ثواب کا ذریعہ ہے، بلکہ خود بھی نماز پڑھے۔ بلکہ صائم النہار اور قائم اللیل ہی کیون نہ ہو، مگر چونکہ ہر بالغ بشر پر نماز کی فرضیت کا قائل نہین اِس لئے کافر و مرتد ہے۔ یہان تک کہ اپنا خیال بدلے اور سچے دل سے توبہ کرلے۔

اِسی طرح جو یقین رکھتا ہے کہ عارفون واصلون، اور کشف و کرامات

اپنے رب کی طرف سے صاف لفظوں مین اعلان کر دیا ہے کہ اولیاء اللہ وہی ہو سکتے ہین جو مومن و متقی ہین چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون الذین آمنوا وکانوا یتقون[۱] " اور فرمایا یاایھا الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ وجعلنٰکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم[۲]" اور تقویٰ یہی ہے کہ انسان اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے ساتھ اُس کی اطاعت کرے اور اُس کی رحمت کا امیدوار ہو۔ اللہ کی دی ہوئی بصیرت کے ساتھ معصیت الٰہی سے پرہیز کرے اور اُسکے عذاب سے ڈرے۔ تقرب الٰہی کی صرف یہی ایک صورت ہے کہ انسان فرائض ادا کرے اور نوافل پر کاربند ہو۔ جیساکہ حدیثِ قدسی مین ہے کہ خدا نے فرمایا "مجھ سے تقرّب حاصل کرنے کی اِس سے بہتر کوئی تدبیر نہین کہ بندہ میرے فرائض ادا کرے نوافل کے ذریعہ میرا بندہ برابر مجھ سے قریب ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ مین اُس سے محبت کرنے لگتا ہون" (بخاری)

فصل

خدا کی نظر مین سب سے زیادہ محبوب عمل اور فرائضِ دین مین سب سے بڑا

---

(۱) خدا کے دوستون پر نہ کوئی ڈر ہے نہ وہ آزردہ خاطر ہون گے۔ یہ وہ لوگ ہین جو ایمان لائے اور خدا سے ڈرتے رہے۔ (۲) اے لوگو! ہم نے تمہین ایک ہی نر مادہ سے پیدا کیا ہے اور پھر تمہین قومین اور قبیلے کر دیا ہے تاکہ باہم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو۔ تم مین بڑا شریف اللہ کے نزدیک وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

اور آپکے متبعین کی تعظیم و تعریف بھی کرتے ہین، مگر چونکہ پوری شریعت پر ایمان نہین لاتے بلکہ بعض کی تصدیق کرتے، اور بعض کی تکذیب کرتے ہین، اس وجہ سے کافر قرار دیئے گئے۔ قرآن مین ہے:- ان الذین یکفرون باللہ ورسلہ ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسلہ ویقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا واعتدنا للکافرین عذابا مھینا والذین آمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منھم اولئک سوف یوتیھم اجورھم وکان اللہ غفورا رحیما(۱)۔

مسلوب العقل مجنون یا مجذوب کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ مرفوع القلم ہے اور اس پر کوئی جزا سزا نہین لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی مسلّم ہے کہ اسکا ایمان، نماز، روزہ، غرضکہ کوئی عمل بھی صحیح و مقبول نہین کیونکہ طاعات عقل و فہم ہی کے ساتھ مقبول ہوتے ہین اور جس مین عقل نہین اس کی نیکیان عبادت

(۱) جو لوگ اللہ اور اس کے رسولون کے منکر ہین اور اللہ اور اس کے رسولون مین تفریق پیدا کرنا چاہتے اور کہتے ہین بعض رسولون پر ہم ایمان لائین گے اور بعض کا انکار کرین گے اور چاہتے ہین کہ کفر و ایمان کے بین بین کوئی راستہ اختیار کرین، تو ایسے ہی لوگ یقینا کافر ہین اور ہم نے کافرون کے لئے ذلت کا عذاب طیار کر رکھا ہے اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولون پر ایمان لائے اور ان مین سے کسی مین تفریق پیدا نہین کی تو اللہ انھین ان کے اجر عطا فرمائے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے

[illegible] ہے۔ یا یہ سمجھتا ہے کہ اللہ کے ایسے مقرب بندے بھی ہین
جنپر نماز فرض نہین رہی اور اس ذات برتر تک وصول کے بعد اُن کے ذمہ سے ساقط
ہو گئی ہے۔ یا یہ کہ وہ ایسے احوال مین مشغول ہو گئے ہین جو نماز سے زیادہ اہم اور بہتر ہین
یا یہ کہ مقصود اللہ عزوجل کے ساتھ حضورِ قلب ہے۔ جب بندے کو جمعیتِ خاطر
اور اپنے مولیٰ سے حضورِ قلب کا درجہ حاصل ہو گیا تو اُس کے لئے نماز غیر ضروری ہو گئی
کیونکہ اس مین بہرحال انتشارِ فکر ہے۔ یا یہ کہ نماز سے غرض تحصیل معرفت ہے اور
جب معرفت حاصل ہو گئی تو وہ فضول ہے۔ یا یہ کہ مقصود کرامات کا حاصل کرنا ہے،
جب وہ حاصل ہو جائین، بندہ ہوا مین اڑنے لگے، پانی پر چلنے لگے، یہ کرنے لگے وہ
کرنے لگے تو نماز کی ضرورت باقی نہین رہتی۔ یا یہ کہ اللہ کے ایسے خاص بندے
بھی ہین جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے اُسی طرح مستغنی ہین
جس طرح خضر موسیٰ علیہ السلام کی پیروی سے بے نیاز تھے۔ یا یہ یقین کرے کہ
[illegible] بغیر طہارت کے بھی مقبول ہوتی ہے۔ یا یہ سمجھے کہ دیوانے، مجنون اور مجذوب۔ جو
[illegible] حمامون، پاخانون، سرِ دین، اور گھورون وغیرہ گندے مقامات مین
[illegible] کھاتے رہتے ہین، جو نہ وضو کرتے ہین نہ فرض نمازین پڑھتے ہین، وہ اولیاء
اللہ ہین۔ تو ایسا اعتقاد رکھنے والا باتفاق جملہ ائمۂ اسلام کافر اور مرتد عن الدین ہے
[illegible] بذات خود کتنا ہی عابد و زاہد ہو۔ کیونکہ رُہبان جو کہین زیادہ زہد و عبادت رکھتے
ہین، بلکہ رسول اللہ کی لائی ہوئی بہت سی صداقتون کے قائل بھی ہین، آپکی

پس جو عقل نہین رکہتا اُس کا ایمان درست ہے نہ اُس کی کوئی عبادت معقبول۔ رہا ایسا شخص جو یہودی یا عیسائی تھا پھر پاگل ہوگیا اور حالتِ جنون مین اسلام لایا تو اُس کا اسلام ظاہر و باطن کسی حال مین بھی درست نہین مانا جائیگا۔ اسی طرح اگر مسلمان تھا پھر کافر ہوگیا اور اُس کے بعد جنون مین مبتلا ہوا تو اُس کا حکم کفار کی مانند ہے۔ لیکن اگر ایمان پر قائم تھا اور مجنون ہوگیا تو بلا شبہ اُسے اُن نیکیون کا ثواب حاصل ہے جو وہ حالتِ عقل مین انجام دے چکا ہے۔ لیکن جو مجنون ہی پیدا ہوا اور ہمیشہ اسی حالت مین رہا تو اُس کا اسلام صحیح ہے نہ کفر معتبر۔ شریعت مین مجنون کا حکم بچے کا سا ہے، اگر اُس کے ماں باپ دونون مسلمان ہین تو باتفاق تمام مسلمانون کے اُس کا شمار مسلمانون مین ہوگا۔ اور اگر صرف ماں مسلمان ہے تو بھی جمہور علما، مثلاً ابو حنیفہ، شافعی، احمد کے نزدیک وہ مسلمانون مین محسوب ہوگا۔ پس مسلمانون کے بچے اور دیوانے قیامت کے دن اپنے ماں باپ کے زمرہ مین اُٹھائے جائین گے۔ لیکن اِس اسلام سے مجذوب یا دیوانیکو دوسرون پر کوئی ذرا بھی مزیت حاصل نہین ہوتی اور نہ وہ اِس کی وجہ سے اولیاء اللہ المتقین مین داخل ہوسکتا ہے جنہین یہ درجۂ بلند صرف عقل و فہم کے ساتھ فرائض و نوافل کے ذریعہ تقرب حاصل کرنے کی وجہ سے ملتا ہے۔ قرآن مین ہے:-

یا ایھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون[1]

---

(۱) اے ایمان والو! نشہ کی حالت مین نماز کے قریب بھی نہ پھٹکو یہان تک کہ جو کچھ (نماز مین) کہو گے اُسے جانو۔

درست ہے نہ کوئی اطاعت مقبول جس کی یہ حالت ہو وہ ہرگز ہرگز ولی اللہ نہین ہوسکتا۔ قرآن مین ہر جگہ اصحاب عقل سے خطاب ہے "ان فی ذلک لآیات لاولی النہی[1]" اور "ھل فی ذلک قسم لذی حجر[2]" اور "فاتقون یا اولی الالباب[3]" اور "ان شر الدواب عند اللہ الصم البکم الذین لا یعقلون[4]" اور "انما انزلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون[5]" اِس مین عقل والون کی تعریف کی گئی ہے۔ مجنونون، مجذوبون اور پاگلون کی خدا نے کسی ایک جگہ بھی تعریف نہین کی، بلکہ دوزخیون کی زبانی اُن کی سخت مذمت کی ہے۔ فرمایا "وقالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر[6]" اور "ولقد ذرأنا لجہنم کثیرا من الجن والانس لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم آذان لا یسمعون بہا اولئک کالانعام بل ہم اضل سبیلا[7]"

---

(۱) اس مین عقلمندون کے لیے نشانیان ہین (۲) دانشمند کے لئے اِس مین بڑی قسم ہے۔

(۳) اے عقلمندو! مجھ سے ڈرو (۴) خدا کے نزدیک بدترین لوگ یہ گونگے بہرے ہین جو کچھ سمجھ بوجھ نہین رکھتے۔

(۵) ہم نے عربی قرآن صرف اس لئے اُتارا ہے تاکہ تم اُسے سمجھو۔

(۶) اگر ہم سنتے سمجھتے ہوتے تو بھلا دوزخیون مین کیون ہوتے۔

(۷) ہم نے بہتیرے جن وانس صرف دوزخ ہی کے لئے پیدا کئے ہین، اُن کے دل تو ہین مگر اُن سے سمجھنے کا کام نہین لیتے، آنکھین ہین مگر اُن سے دیکھتے نہین، کان ہین مگر اُن سے سنتے نہین، وہ چوپایون کی طرح ہین بلکہ اُن سے بھی گئے گذرے ہوئے۔

ہے جس کی عقل ٹھکانے نہین اگرچہ اُس کا نام مجذوب یا کچھ اَور ہی کیون نہ رکھدیا جائے۔

اور معلوم ہے کہ نماز افضل ترین عبادت ہے جیسا کہ صحیحین مین موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے آنحضرت صلعم سے پوچھا "اللہ کو سب سے زیادہ کون عمل محبوب ہے؟" فرمایا "اپنے اوقات مین نماز" - صحیحین مین ایک اور حدیث ہے کہ فرمایا "افضل ترین عمل، اللہ پر ایمان اور اُس کی راہ مین جہاد ہے" کوئی غلط فہمی مین پڑکر دونون حدیثون کو متناقض نہ سمجھ لے۔ کیونکہ اُن مین باہم کوئی مخالفت نہین ہے۔ پہلی حدیث مین نماز کا ذکر ہے اور دوسری مین ایمان کا اور معلوم ہے کہ نماز، ایمان کے مسمّیٰ مین داخل ہے۔ جیسا کہ اِس آیت مین صاف موجود ہے "وما کان اللہ لیضیع ایمانکم" یعنی بیت المقدس کی طرف رخ کر کے جو نمازین تم پڑھ چکے ہو خدا اُنھین ضائع کرنے والا نہین۔ اِس مین نماز کو لفظ ایمان سے تعبیر کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان کی طرح نماز مین بھی قائم مقامی اور نیابت کسی حال مین بھی روا نہین رکھی گئی۔ یعنی جس طرح یہ ناجائز ہے کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی طرف سے ایمان لے آئے اُسی طرح یہ بھی ناجائز ہے کہ ایک شخص دوسرے کی طرف سے نماز پڑھ لے، اگرچہ کتنا ہی بڑا عذر موجود ہو۔ اور جس طرح ایمان سے کسی حال مین بھی کوئی مستثنیٰ و معاف نہین اُسی طرح نماز سے بھی کوئی معاف و مستثنیٰ نہین ہو سکتا جب تک عقل رکھتا اور بعض ارکانِ صلوٰۃ بھی ادا کرنیکی قدرت

یہ آیت شراب حرام ہونے سے پہلے نازل ہوئی ہے اور اس مین خدا نے نشہ کی حالت مین نماز کے قریب آنے سے بھی منع کر دیا ہے تاکہ انسان جو کچھ پڑھے اُسے سمجھ سکے۔ پس اگر نشہ کی حالت مین، جو اُس وقت حرام بھی نہ تھا، نماز پڑھنا محض اس وجہ سے حرام قرار دیا گیا ہے کہ اس حالت مین نمازی اپنی قرأت نہین سمجھتا تو اس سے اِس بات کا وجوب بھی معلوم ہوا کہ نمازی کو اپنی قرأت سمجھنا ضروری ہے اور جو کوئی اپنی قرأت نہین سمجھتا اُس کی نماز بھی درست نہین۔ اگرچہ اُسکی عقل کسی غیر حرام سبب ہی سے کیون نہ زائل ہوئی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بالاتفاق تمام علما نے ایسی نماز کو نادرست بتایا ہے اگرچہ اُس کا باعث کچھ ہی کیون نہو۔ جب عقل کے عارضی فتور کا یہ حکم ہے تو ظاہر ہے مجنون یا مجذوب کی نماز و عبادت کا کیا حکم ہوگا؟

اسی قدر نہین، بلکہ نیند اور اونگھ تک کی حالت مین نماز سے باز رہنے کا حکم ہے۔ چنانچہ صحیحین مین ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا "رات کو نماز پڑھتے ہوئے اگر اونگھنے لگو تو لیٹ رہو۔ کیونکہ بسا ممکن ہے نیند کی حالت مین مغفرت کی دعا مانگنا چاہو اور نادانستہ منہ سے گالی نکلنے لگے"۔ ابو الدرداء کا مقولہ ہے "علم کا اقتضا یہ ہے کہ انسان پہلے اپنی ضرورت پوری کر لے پھر نماز کے لئے کھڑا ہو تاکہ جی لگے"۔ پس اگر اُن تمام حالتون مین نماز درست نہین جن مین انسان کی عقل قابو سے باہر ہو جاتی ہے تو ظاہر ہے مجنون کی نماز بدرجہ اولیٰ نادرست ہوگی۔ مجنون سے مراد ہر وہ شخص

تمام گناہون کو دھو ڈالے اور اگر کوئی ہے تو وہ سچی توبہ ہے جو تمام گناہون سے انسان کو بالکل پاک صاف کر دیتی ہے۔ لیکن اس کے معنی یہ نہین ہین کہ مجنون یا مجذوب حواس کی حالت مین جو کچھ کرتا تھا وہ اُس کے اعمال نامہ مین مجنون ہونے کے بعد بھی برابر لکھا جاتا رہا ہے۔ جنون کے بعد نہ اُس کی نیکیان لکھی جائین گی نہ بدیان۔ کیونکہ اب اُس مین کوئی صحیح قصد وارادہ باقی نہین رہا، جو صحتِ اعمال کی بنیادی شرط ہے۔

اعتراض مین یہ حدیث پیش کرنا صحیح نہین کہ "بندہ جب بیمار یا مسافر ہوتا ہے تو اُس کا وہ عمل اُس کے نام پر برابر لکھا جاتا ہے جو وہ تندرستی اور حالتِ قیام مین کیا کرتا تھا" نیز یہ کہ غزوۂ تبوک مین آپکے اس قول سے بھی استدلال درست نہین کہ "مدینہ مین ایسے لوگ موجود ہین جو باوجود یہان نہ ہونے کے ہر راستہ اور ہر وادی مین تمہارے ساتھ چل رہے ہین" صحابہ نے عرض کیا "مدینہ مین وہ کون لوگ ہین؟" فرمایا "وہ، وہ لوگ ہین جو مجبوری کی وجہ سے آ نہین سکے" کیونکہ یہ دونون حدیثین اُن لوگون کے بارے مین ہین جو عمل کی نیت و رغبتِ صحیح رکھتے تھے، مگر حالات سے مجبور ہو گئے اس لئے بمنزلۂ عمل کرنے والون کے ہین۔ لیکن مجنون و مجذوب کی حالت اِس سے بالکل مختلف ہے۔ عقل زائل ہونے کے بعد اُس مین نہ قصدِ صحیح باقی رہتا ہے نہ اُس کی کوئی عبادت معتبر ہوتی ہے۔

بنابرین یہ سمجھنا سخت غلطی ہے کہ عقل سلب ہو جانے کے بعد انسان کو عام اِس سے کہ اُسے مجنون پکارا جائے یا مجذوب کوئی خاص درجۂ نیکی اور اصلاح

رکھتا ہے۔

اب صاف ظاہر ہو گیا کہ جب عقل زائل ہو جاتی ہے تو انسان اُن تمام فرائض و نوافل کی انجام دہی سے معذور ہو جاتا ہے جو تقرب الہیٰ کا وحید ذریعہ ہین۔ ولایت، ایمان و تقویٰ کا نام ہے۔ کامل ایمان و تقویٰ کا وجود فرائض و نوافل کے ذریعہ حصولِ تقرب ہی پر موقوف ہے۔ اور چونکہ مجذوب اِس ذریعۂ تقرب سے محروم ہو جاتا ہے اس لئے وہ اولیاء اللہ مین سے نہین ہو سکتا، البتہ یہ ضرور ہے کہ اپنی مجنونانہ زندگی مین وہ مرفوع القلم ہے۔ اور حساب کتاب اور جزا سزا سے اُسی طرح آزاد ہے جس طرح بچے اور چوپائے آزاد ہوتے ہین۔

فصل

اگر مجنون پاگل ہونے سے پہلے مُومن تھا، اعمال صالحہ رکھتا تھا اور فرائض ونوافل کے ذریعہ تقرب چاہتا تھا تو اُسے اپنے اِس سابق ایمان عمل صالح کا ثواب ملے گا۔ اور ولایتِ الہیٰ کا وہ درجہ حاصل رہے گا جو وہ اپنے ایمان و تقویٰ کے اندازہ سے پا چکا تھا۔ جنون کی وجہ سے اُس کی یہ سابق نیکیان باطل نہیین ہو جائین گی جس طرح موت سے باطل نہین ہوتی ہین۔ کوئی بدی بھی ایسی نہین جو تمام نیکیون کو باطل کر دے، ہان اگر کوئی ایسی بدی ہے تو وہ صرف ایک ارتداد ہے جو تمام نیکیون کو پامال اور کالعدم کر ڈالتا ہے۔ اِسی طرح کوئی نیکی نہین جو

الموحدین المقربین، وجندہ المفلحین ہو سکتے ہین۔

بلا شبہ علمار نے بعض عاقل مجنونون کا ذکر کیا ہے اور اُن کی تعریف بھی کی ہے
لیکن وہ اِس شیطانی جماعت سے نہین بلکہ پہلی قسم کے مجنونون مین سے ہین جو شروع
مین نیکو کار تھے پھر دیوانے ہو گئے۔ ان کی شناخت یہ ہے کہ جون ہی دیوانگی مین کوئی
لمحہ افاقہ ہوتا اور دماغ ذرا بھی درست ہوتا ہے تو وہ کفر و بہتان کا کوئی کلمہ زبان سے
نہین نکالتے بلکہ ایمان ہی کی باتین کرنے لگتے ہین جو اصل مین اُن کے دلون کے
اندر موجود تھا۔ برخلاف اُن کے یہ شیطانی مجنون جو شروع ہی سے کافر و عاصی
تھے تو وہ شدتِ جنون اور افاقہ ہر حالت مین کفر و شرک ہی کے ہذیان مین مبتلا
رہتے ہین اور کبھی ایمان کا کوئی کلمہ اُن کے پھوٹے منھ سے نہین نکلتا۔ اسی طرح
جو عرب دیوانے ہو کر فارسی یا ترکی یا بربری وغیرہ دوسری زبانون مین بڑبڑانے
لگتے ہین جیسا کہ بعض نام نہاد صوفیون کی بھی حالت سماع کے وقت ہو جاتی ہے
کہ عقل گم اور ایک والہانہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور غیر مفہوم بکواس کرنے یا
کوئی دوسری زبان بولنے لگتے ہین تو یہ بھی وہ لوگ ہین جن کی زبانون پر شیطان
مسلط ہو جاتا اور بولنا شروع کر دیتا ہے۔

فصل

یہ کہنا سخت جہالت و حماقت ہے کہ اِن لوگون کو خدا نے عقل اور احوال

خیر کا، یا گناہ اور برائی کا حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جنون کے بعد اُس کی نیکی اور بدی اُسی حالت پر رک جاتی ہے جس پر وہ ہوش و حواس کی حالت مین تھا، نہ اُس مین کمی ہوتی ہے نہ زیادتی۔ البتہ جس طرح وہ عقل کھوکر مزید نیکی حاصل کرنیسے محروم ہو جاتا ہے اُسی طرح وہ مزید شر پر عذاب سے بھی بچ جاتا ہے۔

رہے وہ لوگ جو کسی حرام سبب سے اپنی عقل کھو بیٹھتے ہین مثلاً شراب کے جام چڑھانے، چرس یا بھنگ پینے، طرب انگیز گانے سننے، یا خود ساختہ عبادتین کرنے کی وجہ سے شیاطین سے جو تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور اُسکے باعث مخبوط الحواس ہو جاتے ہین تو یہ لوگ اپنی عقل برباد کرنے پر سخت مذمت اور سزا کے مستحق ہین۔ اِس گروہ مین بہت ایسے ہوتے ہین جو شیطانی احوال طاری کرنے کی غرض سے ناچنے کودنے لگتے اور اس مین اِس قدر محو ہو جاتے ہین کہ عقل گم ہو جاتی ہے، یا سو جاتے ہین یا بے قابو ہو کر گر پڑتے ہین اور شیطانی احوال قلب پر طاری ہونے لگتے ہین۔ اور بہتیرے ایسے بھی ہین جو مجذوب ہونے کے لئے برابر جد و جہد کرتے ہین یہان تک کہ عقل کھو کر پاگل ہو جاتے ہین۔ درحقیقت یہ تمام لوگ شیطانی جماعت مین سے ہین جیسا کہ اُن کے متعدد افراد سے ثابت و مشہور ہے۔ اِن شریرون کے بارے مین اگرچہ علماء کا اختلاف ہے کہ عقل سے عاری ہونے کے بعد بھی وہ اعمال شرعیہ سے مُکلّف رہتے ہین یا نہین؟ لیکن یہ کسی ایک عالم نے بھی نہین کہا کہ اس طرح عقل گنوا دینے والے اولیاء اللہ

وتقویٰ کی ہو یا شرک وکفر کی۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائیگا۔ کہ وہ اِس حال مین احکام واوامر سے مکلف نہین رہے گا۔

لیکن مرفوع القلم ہو جانے سے آدمی کسی خاص ثواب اور ستائش کا مستحق نہین ہو جاتا اور نہ عقل کے زائل ہو جانے کی وجہ سے اولیاء اللہ کی کسی خصوصیت یا صالحین کی کسی کرامت کا مالک ہو جاتا ہے۔ بلکہ مرفوع القلم ہونے کے بعد اُس کا حکم بالکل وہی ہو جاتا ہے جو سونے والے یا بیہوش آدمی کا ہوتا ہے۔ جو نہ کسی تعریف کا مستحق ہوتا ہے نہ کسی مذمت کا۔ بلکہ سونے والا مجنون سے کہین بہتر ہے۔

یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء سوتے تھے۔ لیکن اُن مین کوئی ایک بھی مجنون یا مجذوب نہ تھا۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند اور غشی طاری ہو سکتی تھی لیکن جنون سے آپ مبرّا تھے۔ آپ کی آنکھین سوتی تھین مگر دل جاگتا تھا، اور مرض الموت مین آپ بیہوش ہو گئے تھے۔ لیکن جنون سے اللہ تعالیٰ نے تمام پیغمبرون کو منزّہ ومعصوم رکھا ہے جو سب سے بڑا نقصِ انسانی ہے۔ کیونکہ انسانیت کا کمال عقل سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا نے عقل زائل کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور وہ تمام چیزین حرام ٹھہرائی ہین جو زوالِ عقل کا باعث ہو سکتی ہین۔ مثلاً شراب کہ اُس کا ایک قطرہ بھی حرام ہے۔ حالانکہ اتنی شراب مین کوئی مضرت نہین، لیکن چونکہ وہ بھی شراب خواری کا ذریعہ ہو سکتا ہے

ساتھ ساتھ بخشتے تھے۔ احوال باقی رہنے دیے۔ عقل سلب کرلی اور وہ تمام باتین معاف کردین جو اُن پر فرض کی تھین۔ کیونکہ احوال دو قسم کے ہوتے ہین: شیطانی اور رحمانی محض خرقِ عادت، مکاشفہ، اور عجیب تصرف دیکھکر دہوکہ نہین کھانا چاہیئے کیونکہ یہ چیزین کبھی شیطان کی طرف سے ہوتی ہین اور اُسی طرح اُسکی اِن ذریات کے ذریعہ ظاہر ہوا کرتی ہین جس طرح ساحرون اور کاہنون کے اعمال ظاہر ہوتے ہین۔ اور کبھی رحمن کی طرف سے ہوتی ہین اور وہ، وہ ہین جو اہلِ تقویٰ و ایمان کے ہاتھون ظاہر ہوتی ہین۔

پس دیکھنا چاہیئے کہ یہ مجنون یا مجذوب اصل مین کس قسم کے لوگ تھے۔ اگر حالتِ عقل و ہوش مین وہ مومنین متقین مین سے تھے تو بلاشبہ اُنکی عقل سلب ہوجانے کے بدلے اُن سے فرائض معاف ہوجائین گے۔ اگر اہلِ کفر و شرک و نفاق مین سے تھے تو حالتِ جنون مین بھی اُن کا یہی حکم رہے گا، اور اُن کے یہ خوارق و مکاشفات اُسی قسم کے شیطانی احوال سمجھے جائین گے جس قسم کے مشرکین و کفار و منافقین پر طاری ہوتے ہین۔ یہ لوگ مجنون ہونے کی وجہ سے اپنے قدیم دائرۂ کفر و فسق سے باہر نہین نکل سکتے۔ ٹھیک اُس طرح جس طرح مسلمان دیوانے اپنے اگلے ایمان و تقویٰ کے دائرے سے نہین نکل سکتے۔ اِس کی مثال بالکل نیند، بیہوشی اور موت کی سی ہے کہ اِن حالتون کے طاری ہونے کی وجہ سے انسان اپنی اصلی حالت سے خارج نہین ہوجاتا۔ عام اِس سے کہ وہ حالت، ایمان

فصل

کشف وکرامت اور خرقِ عادت سے متعجب ومرعوب نہین ہونا چاہئے۔کیونکہ یہ چیز یہود ونصاریٰ بلکہ اشد شدید کفار ومشرکین مین بھی پائی جاتی ہے۔ بلکہ اُس کا ظہور خالص کافرون مین گمراہ مسلمانون سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔کیونکہ جس مین جتنی زیادہ ضلالت اور گمراہی ہوتی ہے، اُتنا ہی زیادہ شیطان کو اُس سے تعلق وتقرب بھی حاصل ہوتا اور اُس کے ہاتھون شیطانی امور زیادہ دکھاتا ہے تاکہ نادانون کو گمراہ کرسکے۔لیکن اِس گروہ کے مکاشفات مین ٹھیک اُسی طرح کذب وبہتان اور اعمال مین فجور وطغیان ضرور نمایان ہوتا ہے جس طرح اُن کے بھائی بند ساحرون اور کاہنون مین ہمیشہ دیکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین؟ تنزل علی کل افاک اثیم (۱)

پس شیطان جس کسی پر بھی اترین گے اُس مین کسی نہ کسی قسم کا کذب وفجور ضرور پایا جائیگا۔

نبی صلعم نے خبر دیدی ہے کہ اولیاء اللہ وہی لوگ ہین جو فرائض کے ذریعہ ذات خداوندی تک تقرب حاصل کرتے ہین۔ وہی اُس کی کامیاب جماعت مین داخل ہوتے ہین، وہی اُس کے غالب رہنے والے لشکر مین شامل ہوتے ہین لیکن

(۱) کیا مین تمھین خبر دون کہ شیطان کس پر اترتے ہین؟ وہ ہر جھوٹے اور گنہگار پر اترتے ہین۔

کہ جس سے عقل زائل ہو جاتی ہے اس لئے اس کی بھی ممانعت کردی گئی۔ پس ایسی صورت مین کیونکر تصور کیا جا سکتا ہے کہ سرے سے عقل کا زوال و فقدانِ تقربِ الٰہی اور ولایت کا سبب یا شرط یا وجہ ہو سکتا ہے، جیسا کہ بہت سے گمراہ تصور کرتے ہین، حتٰی کہ انھین کا ایک شاعر ان پاگلون کی تعریف مین کہتا ہے:

ھم معشر حلوا النظام وخرقوا السیاج فلا فرض لدیھم ولا نفل

(یہ ایسے لوگ مین جنہون نے گرہ کھول ڈالی ہے اور تانا بانا توڑ ڈالا ہے، اب ان کے ہان نہ کوئی فرض ہے نہ نفل)

مجانین الا ان سر جنونھم عزیز علی ابوابہ یسجد العقل

(وہ مجنون ہین لیکن اُن کے جنون کا راز اتنا بڑا ہے کہ اُس کے دروازون پر عقل سربسجود رہتی ہے)

یہ کلام مسلمان کا نہین بلکہ کسی گمراہ اور کافر کا ہے جو یقین رکھتا ہے کہ جنون کے اندر بھی کوئی راز ہے جس کے دروازے پر عقل سجدہ کرتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس خرد ملغ نے کبھی کسی مجنون کا کوئی مکاشفہ، کوئی خارق عادت واقعہ، کوئی عجیب تصرف دیکھ لیا ہے جو ساحرون اور کاہنون کی طرح شیطان سے اتصال کی وجہ سے حاصل ہو گیا ہو گا اور نادانی سے سمجھ بیٹھا ہے کہ جنون بھی خدا کی کوئی بڑی نعمت ہے۔ کیونکہ اُس کے فہم ناقص مین ہر وہ شخص ولی ہے جسے کشف ہو یا کوئی خرق عادت دکھا سکے۔ حالانکہ یہ عقیدہ باتفاق جملہ اہلِ اسلام کفر ہے۔

طہارت کا خیال کرتا ہے، نہ چھوٹی طہارت کی پرواہ کرتا ہے؟ ایسا شخص اگر پہلے
مؤمن بھی ہو اور قلب پر مہر لگ جائے تو اپنے ترکِ صلوٰۃ و عدمِ اعتقاد کی وجہ سے
کافر و مرتد ہو جاتا ہے، اگرچہ اپنے تئین برابر مؤمن یقین کرتا رہے۔ پھر ظاہر ہے اُسکا
ولی اللہ ہونا ناممکن اور اُسے ولی اللہ سمجھنا حماقت و ضلالت ہے۔

قرآن مین منافقین کی صفت یہ بیان کی گئی ہے کہ:
یعنی شیطان اُن پر حاوی و مسلط ہو جاتا ہے۔ اور معلوم ہے کہ شیطان جب کسی پر
قابو حاصل کر لیتا ہے تو اُسے اللہ و رسول کے مخالف راستہ ہی پر لیجا ڈالتا ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، الم تر انا ارسلنا الشیاطین علی الکافرین تؤزھم ازا
یعنی شیطان کافرون کو برانگیختہ کرتا ہے۔ لہذا یہی وہ لوگ ہین جن پر شیطان نے
پوری گرفت کر لی ہے اور اُنہین ذکرِ الٰہی سے بھول مین ڈال دیا ہے: اولئک
حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ھم الخاسرون[1]"

حدیث مین ہے "جس آبادی مین تین شخص بھی ہوتے ہین اور اُن مین نہ اذان
دی جاتی ہے نہ نماز قائم کی جاتی ہے تو شیطان اُن پر مسلط ہو جاتا ہے"۔ پس ہر
وہ تین آدمی جن مین اذان و نماز قائم نہین کی جاتی، شیطان کی جماعت مین سے
ہو جاتے ہین کہ جن پر اُس کی گرفت مضبوط ہوتی ہے اور وہ ہرگز اولیاء الرحمٰن
مین سے نہین ہو سکتے کہ جنہین اللہ تعالیٰ اپنی عزت و کرامت سے سرفراز کرتا ہے۔

(۱) یہ لوگ شیطان کی جماعت مین، شیطان کی جماعت ہی ناکامیاب جماعت ہے۔

جو شخص اِس کے خلاف عقیدہ رکھتا اور کہتا ہے کہ یہ لوگ جو اپنی دیوانگی جہالت شرارت، یا کسی اور وجہ سے نہ فرائض ادا کرتے ہین نہ نوافل کی پرواہ کرتے ہین، وہ اولیاء اللہ المتقین مین سے ہین۔ تو یہ اعتقاد کفر ہے اور اُس کا معتقد دین الٰہی سے منکر و مرتد ہے۔ اگرچہ زبان سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ برابر پکارتا رہے۔ ایسا شخص بلا شک کاذب ہے اور اُن لوگون مین داخل ہے جنکی بابت خدا کا ارشاد ہے: اذا جاءك المنافقون(۱) قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقين لكاذبون، اتخذوا ايمانهم جنة فصدوا عن سبيل الله انهم ساء ما كانوا يعملون، ذلك بانهم آمنوا ثم كفروا فطبع على قلوبهم فهم لا يعقلون

اور حدیث صحیح مین وارد ہے کہ نبی صلعم نے فرمایا "جو شخص بغیر کسی عذر کے محض بے پرواہی سے تین جمعے ناغہ کر دیتا ہے خدا اُس کے قلب پر مُہر لگا دیتا ہے"

اگر محض تین جمعے ترک کرنے سے قلب پر مُہر لگ جاتی ہے، اگرچہ نماز ظہر پڑھتا رہا ہو تو اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو نہ ظہر پڑھتا ہے نہ جمعہ مین حاضر ہوتا ہے، نہ فرض ادا کرتا ہے، نہ نفل سے تعلق رکھتا ہے، نہ وضو کرتا ہے، نہ بڑی

---

(۱) جب منافق تیرے پاس (اے رسول) آتے ہین تو کہتے ہین ہم گواہی دیتے ہین کہ تو اللہ کا پیغمبر ہے۔ خدا جانتا ہے کہ تو اُس کا رسول ہے (مگر) اللہ (یہ بھی) گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہین، اُنھون نے اپنی قسمون کو ڈھال بنا رکھا ہے اور لوگون کو راہِ خدا سے روکے رہتے ہین، اُنکا یہ فعل کیسا بُرا ہے۔ یہ اس لئے کہ وہ ایمان لائے، پھر منکر ہو گئے، اِسپر اُنکے دلون پر مُہر لگا دی گئی اور (اب) وہ کچھ نہین سمجھتے بوجھتے۔

ہے اور راہِ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔ اور اگر یہ جان کر بھی کہ وہ ... کے خلاف راہ چلتے ہین اُن کی بزرگی کی شہادت دیتا ہے تو دین اسلام سے بھی خارج ہے۔ کیونکہ ایسا کہنے والا یا تو رسول کی تکذیب کرنے والا ہوگا، یا آپکی لائی ہوئی شریعت مین شک رکھتا ہوگا یا جان بوجھکر ہٹ دہرمی اور دل کی شرارت سے مخالفت پر کمر بستہ ہوگا۔ اور ظاہر ہے جو ایسا ہو اُس کے کافر ہونے مین کسیکو کوئی شک نہین ہو سکتا۔ لیکن اگر وہ رسول کی لائی ہوئی شریعت سے جاہل ہو اور سچے دل سے یقین رکھتا ہو کہ آپ سب انسانون کے لئے ظاہر و باطن مین رسول ہین اور یہ کہ بجز آپ کی اتباع کے کوئی دوسرا راستہ اللہ تک پہنچنے کا نہین ہے، پھر محض شریعت سے بے خبری اور سنت نبوی سے لاعلمی کی وجہ سے سمجھتا ہو کہ یہ نوایجاد عبادتین اور شیطانی حقیقتین، شیطان کی طرف سے نہین ہین بلکہ بعینہ وہی ہین جو رسول نے مقرر کی ہین۔ تو اُسے اُس کی غلطی سے آگاہ کرنا، حق بتانا، کتاب و سنت کی ہدایت سے باخبر کرنا چاہیے۔ اگر جاننے پر توبا کرلے تو بہتر ہے، ورنہ مذکور الصدر لوگون کے زمرہ مین داخل ہوکر کافر و مرتد ہو جائیگا اور عذاب الٰہی سے اُسے نہ کوئی عبادت بچا سکے گی نہ زہد پناہ دے سکے گا۔ مثل رہبانون، صلیب پرستون، آتش پرستون اور بت پرستون کے جو باوجود کثرت زہد و عبادت اور خوارق و مکاشفات شیطانیہ رکھنے کے نجات نہین پا سکتے۔

جیسا کہ قرآن مین: قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیهم فی الحیاة

اگرچہ کتنے ہی عابد و زاہد ہون، روزے رکھتے ہون، شب بیداری کرتے ہون، لبون پر مہر سکوت لگائے رہتے ہون، اور آبادی سے الگ تھلگ سنسان مقامات مین رہبانون کی طرح بسیرا لیتے ہون جو دیر دن، بھٹون، غارون، اور پہاڑون مین رہتے ہین۔ مثلاً کوہ لُبنان، کوہ سون، لیسون کے رہبان اور پہاڑ قاسیون کے غارون مین رہنے والے رہبان، یا اور ایسے ہی مقامات جہان بہت سے جاہل اور گمراہ عابد جاتے ہین، عبادتین کرتے ہین، "چلے" کھینچتے ہین، بغیر اسکے کہ کبھی اذان دلائین یا ایک وقت کی بھی نماز قائم کرین۔ وہ تمام وقت ایسی عبادتون مین گزارتے ہین جو اللہ رسول نے مقرر نہین کی ہین۔ اپنے اذواق و مواجید پر چلتے ہین، اور اپنے احوال مین نہ کتاب اللہ سے ہدایت یاب ہونیکی پرواہ کرتے ہین، نہ سنتِ رسول اللہ کی پیروی کا کبھی خیال کرتے ہین۔ حالانکہ خدا تک رسائی کا راستہ صرف ایک ہی ہے اور وہ خود اُس نے بیان کر دیا ہے کہ: قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم[1]

فصل

یہ لوگ اہل بدعت و ضلالت ہین، شیطان کے مرید ہین، حاشا اولیاء اللہ نہین ہین اور نہ ہو سکتے ہین۔ جو کوئی اُن کی ولایت کی گواہی دیتا ہے جھوٹا گواہ

(۱) اگر تم (واقعی) اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کریگا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔

بلا درجۂ اجتہاد حاصل کئے دین مین گفتگو کرتا ہے[1]۔ ایسا شخص اگر توبہ نہین کریگا تو مجتہد کے برعکس اُسے اپنی غلطی بھگتنا پڑیگی۔ غرضکہ جو کوئی بھی بغیر علم و اجتہاد کے گفتگو کرتا ہے تو وہ اُس گفتگو مین جھوٹا اور گنہگار ہوتا ہے، اگرچہ اَور دوسرے معاملات مین نیکیان رکھتا ہو۔

شیطان ہر انسان پر نازل ہوتا ہے اور اُس کی شیطانی استعداد کے مطابق گمراہی کا منتر اُس پر پھونکتا ہے۔ اِسی طرح رحمانی استعداد اور اخلاص و طاعتِ الٰہی جتنی زیادہ اُس مین دیکھتا ہے اُتنا ہی دور اُس سے بھاگتا ہے۔ قرآن مین ہے: "ان عبادی لیس لک علیہم سلطان"[2] اور اللہ کے بندے وہی ہین جنہون نے اُس کے رسولون کی بتائی ہوئی عبادتون پر اُس کی پرستش کی ہے، لیکن جنہون نے خود ساختہ طریقون پر عبادت کی تو وہ رحمان کے نہین سراسر شیطان کے پجاری ہین۔ فرمایا: الم اعہد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین وان اعبدونی ھذا صراط مستقیم ولقد اضل منکم جبلا کثیرا افلم تکونوا تعقلون[3]

(۱) اِس سے مقصود یہ نہین ہے کہ جبتک آدمی اجتہاد کا درجہ نہ حاصل کرلے جسکا دروازہ اس زمانہ مین ہمارے مولویون نے سب پر بند کر رکھا ہے، اُسوقت تک دین کی کوئی بات ہی منہ سے نہ نکالے، جیسا کہ بہت سے بدمتن کرنیوالے جاہل اپنے معترضون سے کہدیا کرتے ہین کہ "تم عالم نہین ہو، اعتراض کیون کرتے ہو؟" بلکہ مقصود یہ ہے کہ جس مسئلہ مین آدمی کو علم نہو اُس مین دخل نہ دے اور جس مین علم رکھتا ہو، اُس مین ضرور بولے۔ خصوصاً شرک بدعت اور تقلید و جمود پر اعتراض کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے اگرچہ عالم نہ بھی ہو، کیونکہ یہ ایسی صاف گمراہیان ہین جنکا علم بالکل آسان اور ہر شخص کو حاصل ہو سکتا ہے۔ (مترجم) (۲) میری بندون پر تجھے کچھ بھی اختیار نہین ہے۔ (۳) اے بنی آدم! کیا مین نے تمہین حکم نہین دیا تھا کہ شیطان کو نہ پوجنا کیونکہ وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے، اور یہ کہ میری ہی عبادت کرنا، یہی سیدھی راہ ہے۔ البتہ شیطان تم مین سے ایک بڑی خلقت کو گمراہ کرچکا ہے۔ کیا تم نہین سمجھتے؟

الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا "حضرت سعد بن ابی وقاص وغیرہ صحابہ وسلف صالح نے اِس آیت کی شانِ نزول یہ بیان کی ہے کہ یہ اُن لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہے جو خانقاہون اور دیرون مین عبادت وریاضت کرتے ہین اور بالکل عبث ہین، کیونکہ اُنھین کوئی اجر وثواب حاصل نہین ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ھل انبئکم علی من تنزل الشیاطین؟ تنزل علی کل افاک اثیم"[1]۔ "افاک" کے معنی ہین جھوٹا، اور "اثیم" گنہگار کو کہتے ہین جیساکہ فرمایا: لنسفعا بالناصیۃ ناصیۃ کاذبۃ خاطئۃ[2] "جو کوئی دین مین بغیر علم کے گفتگو کرتا ہے جھوٹا ہوتا ہے، اگرچہ نادانستہ ہی جھوٹ بولا ہو۔ جیساکہ حضرت ابوبکر صدیق اور عبداللہ بن مسعود وغیرہ کبارِ صحابہ سے مروی ہے کہ جب اپنے اجتہاد سے کوئی فتویٰ دیتے تو کہتے تھے "اگر یہ درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اگر غلط ہو تو غلطی ہماری اور شیطان کی طرف سے ہے، اللہ اور اُس کا رسول اس سے بَری ہے"

پس اگر مجتہد کی غلطی بھی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے حالانکہ مجتہد کو اُسکی غلطی معاف ہے تو اُس شخص کی غلطی بدرجۂ اولیٰ شیطان کی طرف سے ہوگی جو

---

(۱) مین تمھین بتاؤن شیطان کس پر اترتے ہین؟ وہ ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہین۔

(۲) البتہ ہم اُس جھوٹے گنہگار کے چوٹی پکڑ کر گھسیٹینگے۔

ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض له شیطانا فهو له قرین[1]

رحمن کا ذکر کیا ہے؟ اُس کی اُتاری ہوئی ہدایت یعنی کتاب وسنت ہے جس کی بابت خود ارشاد فرمایا ہے: واذکروا نعمۃ اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ یعظکم بہ[2]" اور "لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم یتلوا علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ[3]" اور "ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم ایاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ[4]" دوسری جگہ اِسے خود لفظ ذکر سے تعبیر کیا ہے: انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون[5]

فصل

پس جو کوئی اِس ذکر یعنی کتاب وسنت سے اعراض اور روگردانی کرتا ہے

---

(۱) جو خدا کے ذکر سے اعراض کرتا ہے ہم اُس پر ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں اور وہ اس کے ساتھ برابر لگا رہتا ہے۔

(۲) یاد کرو اپنے اوپر خدا کے احسان کو اور جو اُس نے کتاب وحکمت تم پر اتاری ہے جس سے وہ تمہیں نصیحت بخشتا ہے۔

(۳) یقیناً یہ اللہ کا مؤمنین پر بڑا احسان ہے کہ اُس نے خود اُنھیں میں سے ایک رسول اُن کے پاس بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے، اُنھیں پاک کرتا ہے اور اُنھیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

(۴) اُسی نے اَن پڑھوں میں سے ایک رسول اُن کے پاس بھیجا ہے جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے، اُنھیں پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔

(۵) ہم ہی نے ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی اُس کے پاسبان ہیں۔

پھر شیطان کے اکثر پجاری اِس حقیقت سے عموماً ناواقف ہوتے ہین کہ شیطان کی عبادت کر رہے ہین۔ بلکہ کبھی تو اس وہم مین پڑ جاتے ہین کہ ہم فرشتون یا صالحین کی عبادت کرتے ہین۔ جیسے وہ لوگ جو بزرگون کی منّتین مانتے، اُن سے فریادین کرتے اور اُنھین سجدے کرتے ہین۔ در حقیقت یہ بھی اِس پردہ مین نادانستہ شیطان ہی کی پرستش کرتے ہین، اگرچہ برابر اسی دھوکہ مین پڑے رہتے ہین کہ ہم فرشتون اور صالحین کی عبادت نہین کرتے بلکہ اُن کا وسیلہ و شفاعت چاہتے ہین۔ قرآن مین ہے: وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ (۱)

یہی حال کواکب پرستون کا ہے جو سمجھتے ہین کہ ہم آفتاب کو سجدہ کرتے، یا ستارون سے مناجات کر رہے ہین۔ حالانکہ فی الواقع اُن کی تمام توجہ و عبادت شیطان کی طرف ہوتی ہے۔ پھر جب اُن پر بعض ارواح نازل ہوتی ہین، اُن سے مخاطب ہوتی ہین، ہونے والے واقعات سے اُنھین آگاہ کر دیتی ہین، اور اُن کی بعض ضرورتین پوری کر دیتی ہین تو یہ اپنی نادانی سے اِسے کواکب کی روحانیت یا فرشتون کا نزول سمجھتے ہین۔ حالانکہ یہ سب کارروائیان ابلیس لعین ہی کی ہوتی ہین۔ وہی اُن پر اُترتا اور یہ شعبدے دکھاتا ہے۔ قرآن مین ہے:

(۱) جس دن ہم ان سب کو جمع کرین گے پھر فرشتون سے پوچھین گے کیا یہ لوگ تمھاری ہی پوجا کرتے تھے؟ وہ کہین گے، پاک ہے تیری ذات، تو ہی ان کے مقابلہ مین ہمارا مددگار ہے، بلکہ یہ لوگ جنّات کی عبادت کرتے تھے، اِن مین سے اکثر انہین کے ماننے والے ہین۔

شاخ جتنی بڑی ہوگی اُتنا ہی وہ خدا سے دور اور بیزار ہوگا اور ایمان کی شاخ جتنی لمبی ہوگی اُسی حساب سے وہ خدا سے محبت اور دوستی رکھے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگون کے کچھ خوارق اُن کے ایمان وتقویٰ کی جہت سے صادر ہوتے اور اولیاء اللہ کی کرامات مین شمار ہوتے ہین۔ اور کچھ نفاق وعداوت کی جہت سے صادر ہوتے ہین اور شیطانی احوال مین گنے جاتے ہین۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمین حکم دیا ہے کہ ہر نماز مین دعا مانگا کرین: اهدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین[1]" مغضوب علیہم وہ لوگ ہین جو حق کو جانتے اور اُس کے خلاف عمل کرتے ہین۔ اور ضالون وہ ہین جو بغیر علم کے اللہ کی عبادت کرتے ہین۔ پس جو کوئی جان بوجھکر کتاب وسنت کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ذوق اور ہوائے نفس کی پیروی کریگا تو وہ مغضوب علیہم مین سے ہوجائیگا۔ اور جو جہالت کی راہ سے کتاب وسنت کو چھوڑ کر بغیر علم کے عبادت کریگا تو ضالون مین سے ہوجائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمین صراط مستقیم کی ہدایت کرے جو انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کی راہ ہے۔ والحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔

---

(۱) ہمین سیدھی راہ کی ہدایت کر، جو اُن لوگون کی راہ ہے جن پر تو نے احسان کیا ہے، نہ اُن پر (تیرا) غضب پڑا ہے نہ وہ گمراہ ہین۔

تو اُس کے ساتھ شیطانون مین سے کوئی شیطان لگادیا جاتا ہے اور وہ جس حد
شیطان کی پیروی کرتا ہے اُسی حد تک اولیاء الشیطان مین سے ہوجاتا ہے۔
ایسے لوگ بھی ہین جنہین کبھی رحمٰن کی طرف میلان ہوتا ہے اور کبھی شیطان کی طر
تو اُن مین ایمان وولایت اُتنی ہی مقدار مین ہوتی ہے جتنی مقدار مین وہ اللہ کی طر
جھکتے ہین اور نفاق وعداوتِ الٰہی بھی اُتنی ہی مقدار مین ہوتی ہے جتنی وہ شیطا
سے دوستی اور محبت رکھتے ہین۔

مُسند احمد مین حدیث ہے کہ فرمایا "قلب چار قسم کے ہوتے ہین: ایک وہ
کُھلا ہوتا ہے اور اُس مین ایک چراغ سا روشن ہوتا ہے، یہ مؤمن کا قلب ہے
دوسرا وہ جو بند ہوتا ہے اور یہ کافر کا قلب ہے۔ تیسرا وہ جو اُلٹا لٹکا ہوتا ہے او
منافق کا قلب ہے۔ چوتھا وہ جس مین ایمان اور نفاق دونون کے مادے ہو
ہین اُن مین جو غالب ہوجاتا ہے اُسی کے موافق وہ ہوجاتا ہے"، صحیحین مین
فرمایا "جس مین چار خصلتین ہون گی خالص منافق ہوگا اور جس مین اُن مین
ایک خصلت ہوگی اُس مین نفاق کی ایک خصلت ہوگی یہان تک کہ اُسے چھو
وہ خصلتین یہ ہین کہ: آمین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ بات کرے تو جھوٹ بو
عہد کرے تو بیوفائی کرے، جھگڑا کرے تو گالی بکے"

اِس حدیث مین نبی صلعم نے صاف بیان فرمادیا ہے کہ ایک ہی قلب مین
نفاق اور ایمان دونون کی شاخین موجود ہوسکتی ہین۔ پس جس مین نفاق

"پبلک لائبریری"

اِس نام سے ہم نے ایک دارالاشاعت قائم کیا ہے۔ جس کے ذریعہ ایسی کتابیں ملک میں پھیلانا چاہتے ہیں جو بد نصیب ہندوستان کی اصلاح کا کام دیں۔ اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہ، امام ابن قیم، امام جوزی، امام غزالی، ابن رشد وغیرہم ائمہ و علماء سلف اور علماء حال مثلاً سید جمال الدین افغانی، شیخ محمد عبدہ، علامہ سید محمد رشید رضا نیز انگریزی زبان کی سیاسی، اجتماعی اخلاقی کتابیں شائع کرنا چاہتے ہیں۔

سردست ہمارے ہاں جو کتابیں موجود ہیں اور جو زیر طبع ہیں اُن کی فہرست ٹائیٹل کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

(نوٹ) محصول ڈاک خریدار کے ذمہ ہوگا۔

منیجر پبلک لائبریری نمبر ۱۱ بالیگنج سرکلر روڈ

کلکتہ